فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۰۰	٦ تبوک ۱۳۴٦ ہش ۔ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ٦ ستمبر ۱۹٦۷ء	جلد ۵٦/۲۱

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۵ ستمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۔ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش قادیان جوامرت سر ہسپتال میں داخل تھے ۔ ان کے بارہ میں تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی حالت پہلے سے کافی بہتر ہے اور ان کی صحت ترقی کر رہی ہے ۔ لیکن خطرے سے باہر نہیں بزرگان سلسلہ اور مخلصین جماعت سے مزید دعاؤں کی درخواست ہے

(ناظر خدمت درویشان)

۔ حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ عنہ ابن حضرت میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ مورخہ ۲ ستمبر بروز ہفتہ بوقت ۴ بجے بعد دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ حضرت میاں صاحب ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر آپ نے ۱۸۹۸ء میں بیعت کی تھی ۔ جنازہ ۳ ستمبر کو ربوہ سے لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا ۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

خاکسار ڈاکٹر محمود احمد پسر حضرت میاں عبدالرشید صاحب

اعلان تعطیل

مورخہ ٦/۹/٦۷ کو یوم دفاع پاکستان کے سلسلہ میں دفتر الفضل میں عام تعطیل ہوگی ۔ لہٰذا مورخہ ۷/۹/٦۷ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا ۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

آج مورخہ ۵ ستمبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر اہل ربوہ کی طرف سے [illegible] کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جائے گا تمام احباب سے درخواست ہے کہ آج مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ تا بروقت اس تقریب میں شامل ہو سکیں ۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

چاٹگام سے لیکر پشاور تک پاکستان کا ہر فرد اپنے بہادر جوانوں پر فخر کرتا ہے

آئیے اپنے اتحاد اور اپنے عزم کو قائم اور برقرار رکھنے کا تہیہ کریں

قوم سے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خطاب

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ۲۲ ستمبر ۱۹٦۵ء کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تھا کہ پاکستان کی سالمیت برقرار رہی ۔ ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ان کارناموں کو بھولنا چاہیئے جو ہمارے عوام اور جانباز فوجوں نے سرانجام دیئے ہیں ۔ پاکستان کے سپاہی نے اپنے ایمان کی قوت اپنے حق بجانب ہونے کی طاقت اپنی بے پناہ شجاعت اور اپنی اعلیٰ مہارت کے باعث اسلام کی تاریخ میں اپنے خون سے لکھ کر ایک شاندار باب کا اضافہ کیا ہے ۔ ہندوستان کی فوجی طاقت کی اصل حقیقت اب سب پر کھل چکی ہے ۔ دنیا نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان نے جائز مقصد کے لئے اس دشمن کا مقابلہ کیا جس کے سامراجی اور جارحانہ منصوبے اب کھل کر سامنے آ گئے ہیں ہم ایک قوم کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے دشمن کے مقابلہ میں آئے اور دنیا نے تسلیم کر لیا کہ پاکستان کی جدوجہد انصاف اور حق پرستی پر مبنی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں لاہور اور سیالکوٹ کے بہادر عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں انہوں نے شدید ترین حالات کا مقابلہ ہمت اور استقامت سے کیا ۔ ہر حال میں ان کا عزم اور ان کا حوصلہ بلند رہا ۔ چاٹگام سے لیکر پشاور تک پاکستان کا ہر فرد ان پر فخر کرتا ہے ۔ میرے عزیز ہموطنو! آئیے اپنے اتحاد اور اپنے عزم کو قائم اور برقرار رکھنے کا تہیہ کریں ۔ اور یہ بات ایک لمحے کیلئے بھی نہ بھولیں کہ ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی مشرقی اور مغربی پاکستان کے ہر فرد کو مستعد اور بیدار رہنا چاہیئے جو ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں ان کے پیش نظر مجھے صرف ان فیصلوں پر پہنچنا ہے جن میں ملک کا مفاد ہو ۔ خدائے برتر سے میری التجا ہے کہ وہ صحیح راستے پر چلنے میں میری راہ نمائی فرمائے اور مجھے توقع ہے کہ وہ صحیح راستے پر چلنے میں میری راہ نمائی فرمائے گا"

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۷ء

کیا لامذہبیت صحیح انسان بنا سکتی ہے؟

یورپ کے مادہ پرستانہ الحاد نے اس قدر پاؤں پھیلائے ہیں کہ اب اس کا سایہ تمام دنیا پر پڑ رہا ہے۔ اس الحاد نے جو زندگی پرورش کی ہے یا کرنا چاہتا ہے۔ وہ ذیل کے ایک اقتباس سے جو شام کے اخبار "جیش الشعب" میں ابراہیم اخلاص کے قلم سے شائع ہوا ہے واضح ہو سکتی ہے۔ اس اقتباس کو نقل کرنے سے پہلے ہم ایک ضروری بات یہ عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ یورپ نے جو مادی ترقی کی ہے۔ اس نے یورپ کے لوگوں کو اگر الحاد پرست بنا دیا ہے تو اس کے لئے وجوہات ہیں مگر دوسری اقوام ایشیائی ہوں یا افریقی جو یورپ کی اس ترقی کی تاریخ سے براہ راست دوچار نہیں ہوئیں۔ اس لئے ان کے تصورات محض خیالی ہیں اور تاریخی پس منظر سے عاری ہونے کی وجہ سے زیادہ تر شاعرانہ ہیں۔ یہ حالت ایسی ہے جس نے ایشیائی اور افریقی اقوام کو سخت مصیبت میں گرفتار کر دیا ہے۔ کیونکہ صرف چند تعلیم یافتہ لیڈر ہی وہ انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے قوم بحیثیت مجموعی تیار نہیں ہے۔ اس لئے یہاں صرف کشت و خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے۔ اصل کام کوئی نہیں ہوتا۔ چنانچہ شام میں ایک عرصے سے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ پرانی قدریں ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔ اور نئی مطلوبہ قدریں ابھی جڑ بھی نہیں پکڑ سکیں۔ بہر حال اقتباس حسب ذیل ہے۔

"ہم جب یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ جدید انسان کو پچھلی تمام قدریں ردی کی ٹوکری میں اٹھا کر پھینک دینی چاہئیں تو اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم مخصوص نوعیت کی نئی قدریں وضع کریں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بنیادی طور پر صرف ایک ہی قدر درکار ہے اور وہ ہے "جدید خود مختار انسان" پر ایمان مطلق جو صرف اپنی ذات اور اپنے کام اور انسانیت کی خدمت پر بھروسہ کرتا ہو اور اسے یقین ہو کر حیات کا خاتمہ قطعی ہے اور موت کے بعد کچھ نہیں ہے۔ جنت اور دوزخ سب افسانے ہیں۔ انسان موت کے بعد ایک ذرے میں تبدیل ہو جاتا ہے اور گردش زمین کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی قوم اور انسانیت پر کسی صلہ کی خواہش کے بغیر ہر وہ چیز قربان کرنے کے لئے بیقرار رہتا ہے۔ جو اس کی ملکیت میں ہوتی ہے۔ اس کے دل میں جنت کے کسی چھوٹے سے چھوٹے گوشے کے حصول کی بھی خواہش نہیں ہوتی۔ وہ صرف یہ خواہش رکھتا ہے کہ فنا ہو جانے کے بعد کہا جائے کہ وہ فی الواقع سچا مزدور تھا۔"

"ہمیں ایسے انسان کی ضرورت نہیں ہے۔ جو نمازیں پڑھتا ہو اور ذلیل و عاجز بن کر رکوع میں جھکتا ہو۔ اپنے لئے رحم اور مغفرت کی طلب میں سرگرداں ہو۔ کیونکہ فرانسسکن کی زبان میں نماز کا خلاصہ یہ ہے کہ "اے میرے خدا مجھے سنبھال کر رکھ" ہم جس انسان کے ضرورت مند ہیں وہ اشتراکی اور انقلاب پسند انسان ہے جس کا ایمان ہو کہ انسان ہی حقیقت مطلقہ ہے"۔

"بوسیدہ اور ذلت پسند انسان کے خاتمہ پر جو بوسیدہ اور لگام سے عاری قدروں کا شرعی وارث ہے۔ ہم آنسو نہیں بہائیں گے جس طرح مصری خاتون غادۃ السمان نے "الم ہیں۔" کیا خدا مر گیا ہے؟" کا مضمون پڑھ کر آنسو بہائے تھے۔ اگر غادۃ السمان جو لین ہکسلے کی کتاب "صرف انسان ہی قائم و دائم ہے" پڑھ لیتی تو نہ معلوم اس پر کیا گزرتی۔ اے غادۃ تو اپنے پاگل انسان پر یا خود اپنی ذات پر قصنا چاہے نالہ و شیون برپا کر۔ میرے خیال میں تو یہ کہہ رہی ہے کہ اے مذہب کے علمبردارو مجھے بچاؤ۔ لیکن تیری یہ پکار گزر جانے والوں کی صدائے بازگشت کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

(ماخوذ)

ابراہیم خلاص شام کی بعث پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ان کے یہ خیالات ان کے ذاتی ہیں۔ اہل شام جن میں عیسائی اور مسلمان شامل ہیں۔ ضروری نہیں۔ ان خیالات کے حامی ہوں دراصل یہ ایک ملحد کے خیالات ہیں جو آجکل تقریباً ہر ملک میں پائے جاتے ہیں ہم کو یہاں شام کی سیاسی زندگی کے متعلق کچھ نہیں کہنا ہم صرف ان خیالات کا تھوڑا سا جائزہ لینا چاہتے اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہ کس قدر بودے اور حقیقت سے کتنے دور ہیں۔

اس اقتباس کے پہلے حصہ کو ملاحظہ فرمائیے۔ اگر انسان ایسا ہی خیال کرنے لگے جیسا کہ یہاں بیان کیا گیا ہے۔ تو اس زندگی کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر انسان مرنے کے بعد بالکل معدوم ہو جاتا ہے تو اس کو کسی اخلاقی قدر کی کیا ضرورت ہے۔ اور اس کو کیا پڑی ہے کہ دل سے کسی انسانی بنائے ہوئے قانون کی پابندی کرے۔ مثلاً چوری کو ہی لے لیجئے۔ کیا ایک چور اپنے جرم کے جواز میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر میں نے دوسرے کی چیز چرالی ہے تو کیا ہوا مجھے ضرورت تھی میں نے چرالی۔ اسی طرح ڈاکو اور دوسرے جرائم پیشہ لوگ اپنے جرائم کے جواز میں یہ عذر پیش کر سکتے ہیں۔ کوئی ایسا قانون جو ایسے لوگوں کو سزا دینے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ وہ اس نظریہ الحاد کی رو سے انسانیت کی توہین کرتا ہے۔

فرض کیجئے کہ بعض لوگ قانونی سزا کے خوف سے جرائم کے مرتکب نہیں ہوتے۔ مگر جب کوئی انسان قانون سے بچ سکتا ہے۔ تو وہ کیوں نہ جرم کرے۔ ہزاروں مجرم ہیں جو قانون کی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور سزا کی قانونی کی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور سزا کی قانونی مشینری کا ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکی۔ ایسی صورت میں اس الحادی نظریہ کے جواز میں کیا وجوہات پیش کی جا سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر گھر ہر گلی کوچہ اور ہر شہری فساد کو روکنے کے لئے جو مشینری بنائی جائے گی۔ وہ بھی تو انسان ہی چلائیں گے سوال یہ ہے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے جرم سے روکنے کے لئے کیا جواز ہے؟ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

(۱) تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایر (میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے ۷ ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہے گا۔ اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہوگی۔ سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

(۲) تھرڈ ایر کا داخلہ ۵ ستمبر سے شروع ہوگا جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا۔ اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہوگی

مستحق طلبہ کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پرووینشل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ترین انسان تھے

آپ کی پانچ خصوصیات جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوئیں

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۂ طٰہٰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے زیر لفظ طٰہٰ تحریر فرماتے ہیں :-

تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ

اِنَّھَا بِمَعْنٰی یَا رَجُلُ فِیْ لُغَۃِ عُکَلٍ وَفِیْ لُغَۃِ عَکٍّ قَالَ الْکَلْبِیُّ لَوْ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِّنْ عَکٍّ یَا رَجُلُ لَمْ یُجِبْ حَتّٰی تَقُوْلَ طٰہٰ وَقَالَ قُطْرُبُ ھِیَ کَذٰلِکَ فِیْ لُغَۃِ طَیٍّ۔

(تفسیر فتح البیان جلد ۶ صفحہ ۲۹)

یعنی عکل اور عک جو قبائل عرب میں سے ہیں اُن کی زبان میں طٰہٰ کے معنے یَا رَجُلُ کے ہیں۔ کلبی کہتے ہیں کہ اگر تم کسی عک قبیلہ کے شخص کو یَا رَجُلُ کہہ کر پکارو تو وہ بالکل جواب نہیں دیگا ہاں اُسے طٰہٰ کہو تو وہ بول پڑے گا قطرب جو ایک مشہور لغوی اور نحوی ہیں اور سیبویہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے کہتے ہیں کہ یہ لفظ طے قبیلہ میں بھی اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے لسان العرب میں بھی اس استعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ پس طٰہٰ کے معنے عرب کے مختلف قبیلوں میں چونکہ "اے مرد کامل القویٰ" کے پائے جاتے ہیں اس لئے ہم نے طٰہٰ کا ترجمہ اسی نظریہ کے ماتحت کیا ہے ۔۔۔ ۔۔۔۔ کامل قوتوں والے مرد سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مردانگی کی تمام اعلےٰ صفات یعنی شجاعت اور سخاوت اور بدی کا مقابلہ وغیرہ کامل طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں اور اسی وجہ سے تمام عالم انسانی میں صرف آپ ہی کامل انسان کہلانے کے مستحق ہیں چنانچہ جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حقیقۃً ایک کامل انسان تھے اور آپؐ میں وہ تمام اوصاف بدرجۂ اتم پائے جاتے تھے جو ایک کامل قوتیں رکھنے والے مرد کے اندر پائے جانے چاہئیں۔ مثلاً بدی کے مقابلہ کی قوت کو ہی لے لو۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو آپؐ کے پاکیزہ و مطہر قلب میں ہمیں بدی کے مقابلہ کی اس قدر شدید تڑپ دکھائی دیتی ہے کہ جس کی دنیا میں اور کہیں نظیر نظر نہیں آتی۔ آپؐ ابھی نبوت کے مقام پر فائز بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپؐ نے اس فطری جذبہ کے مطابق اس راستہ کی تلاش اور جستجو شروع کر دی جس پر چل کر اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اس کا عرفان حاصل ہو سکتا ہو۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ آپ کا گردوپیش سارے کا سارا کفر اور شرک سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی قوم ایسی نہ تھی جو شرک اور بُت پرستی میں مبتلا نہ ہو ۔۔۔۔۔۔ آپؐ کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ میں کوئی ایسا رستہ تلاش کروں جو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہو۔ یہ تڑپ آپ پر اتنی غالب آئی کہ آپ کو دنیا سے نفرت ہو گئی۔ اور آپ نے اپنے گردوپیش کے شرک سے نفرت ظاہر کرتے ہوئے ان لوگوں کی مجالس میں شرکت سے پرہیز کرنا شروع کر دیا جو دن رات بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے مگر چونکہ آپ کے چاروں طرف ایسے لوگ بستے تھے جو بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے تھے اور بتوں کی تعریف میں شعر کہتے تھے اور ان سے کلی علیحدگی ایک ناممکن امر تھا اس لئے آپ نے ارادہ کیا کہ کہیں الگ ہو کر خدائے واحد سے مدد طلب کی جائے تاکہ اس کی طرف سے ہدایت کے سامان پیدا ہوں چنانچہ آپ حضرت خدیجہؓ سے کئی کئی دن کا کھانا ساتھ لے کر مکّہ سے باہر تین چار میل کے فاصلہ پر غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور وہاں یادِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ اس زمانہ میں اور تو کوئی خاص کھانا نہ ہوتا تھا صرف کچھ کھجوریں، ستّو اور سوکھا گوشت آپ اپنے ساتھ لے جاتے اور متواتر کئی کئی دن اس غار میں عبادتِ الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہتے تاکہ آپ کو اور دوسرے بنی نوع انسان کو وہ رستہ مل جائے جو خدا تک پہنچاتا ہے۔ یہ تڑپ جو آپ کے دل میں پیدا ہوئی ایک غیر معمولی تڑپ تھی۔ اور پھر یہ ایسی تڑپ تھی جس میں کسی انسانی مدد کا کوئی سوال نہ تھا کیونکہ دنیا کا کوئی انسان اس میں آپ کا ہاتھ نہیں بٹا سکتا تھا۔ دوسرے کاموں میں تو عزیزوں اور دوستوں کی مدد کام دے سکتی ہے یا روپیہ کام دے سکتا ہے لیکن اِس کام میں کوئی انسانی طاقت آپ کی مدد نہ ہو سکتی تھی۔ اگر تو آپ کے زمانہ میں کوئی مذہب حقّہ موجود ہوتا تو اُس کی مدد ایک ذریعہ بن سکتی تھی مگر آپ کے زمانہ میں کوئی مذہب حقّہ موجود نہ تھا اور تمام کی تمام قومیں شرک میں مبتلا تھیں اس لئے وحدانیت کی تلاش کی تڑپ ایک ایسی چیز تھی جس میں سوائے خدا تعالیٰ کے دنیا کی کوئی طاقت آپ کی مدد نہ کر سکتی تھی حضرت خدیجہؓ آپ کی وفادار اور غمگسار بیوی تھیں مگر وہ بھی اس معاملہ میں آپ کی کوئی مدد نہ کر سکتی تھیں۔ آپکے دوست بھی اس میں آپ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ آپ کے اقرباء بھی اس میں آپ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ عیسائی راہب بھی اس میں آپ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے اور مکّہ کے کاہن بھی اس میں آپ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے بلکہ وہ تو خود گم گشتہ راہ تھے۔ انھوں نے آپ کی کیا مدد کرنی تھی ان سب سے بہتر تو خود آپ کی اپنی فطرت تھی جو بچپن سے ہی ایسی تھی کہ شرک سے سخت متنفّر تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے چچا زید بن عمرو جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ہی شرک چھوڑ دیا تھا اور جو اپنے آپ کو شرک کے خلاف ایک بڑے مقام پر سمجھتے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ گفتگو کے بعد آپ نے اُن سے فرمایا کہ آؤ کھانا کھا لو۔ اِس پر زید نے کہا مَیں مشرکوں کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا کرتا۔ یہ سُنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں نے کبھی شرک نہیں کیا۔ مگر زید نے تو یہودیوں کی صحبت میں رہ کر شرک کی تھوڑی بہت مخالفت سیکھی تھی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں پیدائشی طور پر یہ بات موجود تھی۔ یوں احکامِ الٰہی اور شریعت کی تفاصیل الہامِ الٰہی کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوئیں لیکن جہاں تک توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت کا سوال ہے یہ چیز بچپن سے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں موجود تھی۔ آپ اتنا تو جانتے تھے کہ خدا ایک ہے اور ایک ہی ہونا چاہیئے لیکن خدا تک پہنچنے کے لئے اور معرفت کے حصول کے لئے رستہ کونسا ہے یہ آپ کو معلوم نہ تھا۔ اسی چیز کی تلاش میں آپ غارِ حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ اپنے معمول کے مطابق عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے کہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ آپ پر ظاہر ہوا اور اس نے کہا اِقْرَأْ یعنی پڑھ۔ آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِقَارِئٍ یعنی مَیں تو پڑھ نہیں سکتا۔ فرشتے نے یہ سُنا تو آپ کو زور کے ساتھ اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور چھوڑ کر پھر کہا اِقْرَأْ۔ مگر آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ مَا اَنَا بِقَارِئٍ۔ فرشتہ نے پھر آپ کو پکڑا اور زیادہ زور کے ساتھ سینہ سے لگا کر بھینچا اور چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ مگر آپ نے پھر فرمایا مَا اَنَا بِقَارِئٍ

اس پر فرشتہ نے تیسری بار پھر آپ کو پکڑا اور نہایت زور کے ساتھ سینہ سے لگا کر بھینچا اور کہا

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔

یعنی اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے دنیا کی تمام اشیاء کو پیدا کیا ہے اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ ہم پھر تجھے کہتے ہیں کہ پڑھ۔ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ سکھایا ہے اور اسی نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

(بخاری باب بدء الوحی)

یہ آیات آپ پر پہلے دن غارِ حرا میں نازل ہوئیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بتایا گیا کہ اب آپ کو وہ علوم عطا کئے جانے والے ہیں جو اس سے پہلے دنیا میں کوئی انسان نہیں جانتا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم تجھے وہ علوم عطا کریں گے جن کو انسان بھول چکا ہے بلکہ فرمایا ہم تجھ پر وہ علوم ظاہر کریں گے جن کو پہلے کوئی نہیں جانتا۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا کہ میں تجھے وہ علوم عطا کروں گا جو انسان بھول چکا تھا تو اس کے معنے یہ ہوتے کہ میں تجھے وہ علم اور ہدایت دے رہا ہوں جو میں نے ابراہیمؑ کو دی تھی اور اب انسان اس کو بھول چکا ہے یا میں تجھے وہ علوم عطا کر رہا ہوں جو میں نے نوحؑ کو دئے تھے اور اب انسان ان کو بھول چکا ہے۔ یا میں تجھے وہ علوم عطا کر رہا ہوں جو میں نے موسیٰؑ کو دئے تھے اور اب انسان ان کو بھول چکا ہے۔ یا میں تجھے وہ علوم عطا کر رہا ہوں جو میں نے عیسیٰؑ کو دئے تھے اور اب انسان انکو بھول چکا ہے۔ یا میں تجھے وہ علوم عطا کر رہا ہوں جو میں نے اور انبیاء کو عطا کئے تھے اور اب انسان ان کو بھول چکا ہے بلکہ اس نے یہ فرمایا کہ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔ میں تجھے وہ علوم عطا کرنیوالا ہوں جو نہ آدمؑ کو ملے نہ ابراہیمؑ کو ملے نہ موسیٰؑ کو ملے نہ عیسیٰؑ کو ملے اور نہ کسی اور نبی کو ملے۔ پس درحقیقت ان پہلی آیتوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ آپ خاتم النبیین کے مقام پر فائز ہونے والے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی تعلیم ملنے والی ہے جو پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں تھی گویا طٰہٰ میں جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس کی طرف اس ابتدائی الہام میں بھی اشارہ کر دیا گیا اور بتا دیا گیا کہ آپ روحانی نقطۂ نگاہ سے اپنے اندر کامل قوتیں رکھنے والے ہیں اور اسی وجہ سے آپ کو ایک کامل اور غیر متبدل تعلیم عطا کی جانے والی ہے۔

اب اس کے بعد ایک اور مرحلہ شروع ہوا جس نے ثابت کر دیا کہ آپ حقیقتہً طٰہٰ تھے اور ایک کامل انسان میں جس قدر اوصاف پائے جانے چاہئیں وہ سب کے سب آپ میں پائے جاتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِقْرَأْ یعنی جا اور دنیا کو میرا پیغام پہنچا دے تو یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ جا اور فرعون تک میرا پیغام پہنچا دے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کر کہا کہ

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ (طٰہٰ ۴)

اے خدا یہ ایسا بوجھ نہیں جس کو میں اکیلا برداشت کر سکوں اس لئے میری مدد کے لئے میرے ہی اہل میں سے ایک آدمی میرے ساتھ مقرر کر دیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کہا بلکہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا کہ جا اور دنیا تک میرا پیغام پہنچا دے تو آپ نے اکیلے ہی اس بوجھ کو برداشت کر لیا اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنے گھر کی طرف چل پڑے آپ نے گھر پہنچ کر حضرت خدیجہؓ کو یہ تمام واقعہ سنایا اور پھر کہا

لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک بہت بڑا کام میرے سپرد کیا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ میں اس عظیم الشان کام کو سرانجام بھی دے سکوں گا یا نہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی پاکیزہ زندگی کی شاہد تھیں انہوں نے یہ سنتے ہی کہا

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا۔

نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔ کیونکہ آپ ہمیشہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور لوگوں کے بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اخلاقِ فاضلہ جو دنیا سے مٹ چکے ہیں اُن کو ازسرِنو قائم کر رہے ہیں اور ہمیشہ مہمان نوازی کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر کسی شرارت کے مصیبت میں پھنس جائے تو آپ اس کی اعانت فرماتے ہیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایسے عظیم الشان اوصاف رکھنے والے انسان کو خدا چھوڑ دے۔

(بخاری باب بدء الوحی)

دنیا میں انسان کے اخلاق اور اس کے کردار کی سب سے بڑی گواہ اس کی بیوی ہوتی ہے جو رات دن اس کے حالات کو دیکھتی رہتی ہے۔ پس یہ گواہی سب سے زیادہ معتبر گواہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں طٰہٰ تھے یعنی ایک کامل مرد تھے جو فضائل اور اوصاف پائے جانے چاہئیں وہ سب کے سب آپ میں اپنی پوری شان کے ساتھ پائے جاتے تھے۔ چنانچہ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی پر تفصیلی طور پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے آپ میں وہ تمام اوصاف ودیعت فرما دئے تھے جو ایک کامل القویٰ مرد میں پائے جانے چاہئیں تاکہ آپ ہر قسم کے لوگوں کے لئے نمونہ بن سکیں۔

(باقی)

چھ ستمبر

غیر جب جور و ستم کی داستاں ہوتے گئے
ہم بھی تقدیرِ اُمم کے رازداں ہوتے گئے

جب دفاعِ ارضِ پاکستان کی دعوت ملی
حُبِّ ملک و قوم کے جذبے جواں ہوتے گئے

ہو گئے سب شاعر و فنکار مصروفِ عمل
اور ہر پیر و جواں کے ترجماں ہوتے گئے

تھی تو ہر اک گام پر مایوس کُن مشکل مگر
تیری نصرت کے سہارے کامراں ہوتے گئے

جانثارِ شانِ وطن ہر اک محاذِ جنگ پر
یوں لڑے، دشمن کے حربے رائگاں ہوتے گئے

کچھ تری حفظ و اماں میں غازیوں سے آ ملے
کچھ حریفِ موت بن کر جاوداں ہوتے گئے

چھ ستمبر کی نمودِ صبح تھی معیارِ خُلق
دشمنِ حق کے ارادے خود عیاں ہوتے گئے

امنِ عالم کے عزائم کا بھرم کھلتا گیا
چاند تارے مظہرِ برقِ تپاں ہوتے گئے

آج ہر اک اہلِ دل کو فخر ہے اُن پر نسیم
جن کے دل گردے شجاعت کی زباں ہوتے گئے

(نسیم سیفی۔ ربوہ)

ستمبر ۱۹۶۵ء کی تاریخی جنگ

مکرم داؤد طاہر صاحب بی۔اے ربوہ

(۲)

ضلع کیمبلپور کا ایک سپاہی ۔۔۔ عظمت اللہ شہید ہوتا ہے ان کے والد فرنٹیئر فورس کمانڈنٹ کے نام اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے لکھتے ہیں:-

"ہم اللہ تعالے کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمارے بیٹے کو شہید ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ تو صرف ایک زندگی کا معاملہ ہے اگر ضرورت ہوئی تو ہم سپاہی بوڑھے ماں باپ بھی وطن کی خاطر اپنی جان قربان کر دینگے"

وطن کے ہر فرد کا دل ایک ہی جذبہ کی آماجگاہ بنا ہوا ہے!

ایک گاؤں پر بھارتی فوج قبضہ کر لیتی ہے اور سب باشندوں کو جمع کر کے رائفل کی سنگینوں کا رخ ان کی جانب کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم اب بھارت کی رعایا ہو اس لئے جے ہند کا نعرہ لگاؤ" سب کو خاموش دیکھ کر وہ افسر گولی چلا دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ ایک نوجوان حب الوطنی کے جذبہ میں سرشار جواب دیتا ہے:-

"ہم سب پاکستانی ہیں۔ تم نے دھوکے اور عیاری سے ہمارے گاؤں پر قبضہ کیا ہے۔ یہ تمہاری فتح نہیں ڈاکہ ہے تم گولی چلاؤ۔ ہم میں سے کوئی بھی جے ہند نہیں کہے گا۔"

اگلے لمحہ گولی اس کے سینہ سے پار ہو چکی تھی۔ وہ شہید ہو گیا لیکن اس کے مرقد سے اب بھی وہی نعرہ بلند ہو رہا ہے "پاکستان زندہ باد! پاکستان زندہ باد!"

ہندوستانی طیارے کی بمباری سے ایک دیہاتی کا مکان زمین کے ساتھ آ لگتا ہے۔ اس کے کنبہ کے بعض افراد ملبہ کے نیچے دب جاتے ہیں لوگ اسکے پاس اظہار تعزیت کے لئے آتے ہیں لیکن وہ ہنستا ہے اور کہتا ہے "بھائیو! مجھے مبارک ہو خدا کا شکر ہے میرا گھر تباہ ہو گیا لیکن ملک کا اہم مورچہ اس بم کی تباہ کاری سے محفوظ رہا" اللہ اللہ! کیا جذبہ ہے "خدا کا شکر ہے میرا گھر تباہ ہو گیا لیکن ملک کا کوئی اہم مورچہ اس بم کی تباہ کاری سے محفوظ رہا!"

جس دن پاکستان کے قلب پر حملہ ہوا عوام کی کیا حالت تھی۔ اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے امروز کا رپورٹر لکھتا ہے:-

"عدد بازار کے محمد بوٹا نے جب مادر وطن کی حفاظت کرنے والے فوجیوں کو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے سرحد کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس کا دل جوش سے بھر گیا۔ وہ نعرے لگانے اور سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانے پر اکتفا نہ کر سکا اور شالیمار باغ کے باہر اس لمبی قطار میں شامل ہو گیا جس میں کھڑے رضاکار سرحد پر جانے کے لئے بے قرار تھے۔ ان میں پچاس پچپن سال کے بوڑھے بھی تھے اور وہ نوجوان بھی جن کی ابھی مسیں نہیں بھیگیں۔ ان میں اَن پڑھ مزدور بھی تھے اور کالجوں کے طلباء بھی۔ وہ سب سول ڈیفنس کے دفاتر میں رہے تھے اور ٹرکوں میں لد کر سرحد کی طرف جا رہے تھے۔ ان میں اتنا جوش وخروش تھا اور ہر کوئی اپنا نام پہلے درج کرانے کے لئے اتنا بے تاب تھا کہ پولیس کے سپاہیوں کو انہیں قابو میں رکھنا مشکل ہو گیا۔"

جب عوام کو یہ بتایا گیا کہ سرحدوں کی حفاظت کے لئے اور دشمن کے ناپاک عزائم کا بھرپور مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کی مختصر لیکن جری اور اعلیٰ تربیت یافتہ فوج بہت کافی ہے تو عوام واپس آ گئے لیکن اپنے اندر ایک جذبہ لے کر۔ ہر شخص نے یہ عزم کر لیا تھا کہ وہ جس جگہ بھی ہے اپنے فرائض انتہائی دیانتداری سے ادا کرے گا اور پیچھے ہی نہیں بلکہ ملکی دفاع میں اہم کردار ادا کرنے کے لئے مناسب فوجی تربیت حاصل کرے گا ۔۔۔ ملک کا ہر فرد ابتدائی طبی امداد، شہری دفاع اور رائفل چلانے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے بیتاب تھا۔ تمام بڑے شہروں میں جگہ جگہ ایسے مراکز کھول دیئے گئے۔ بچے جوان بوڑھے، عورتیں، مرد ہر کوئی ان سے یکساں

استفادہ کر رہا تھا اور یہ جہاں ضرورت پڑتی جان ومال کی پرواہ کئے بغیر اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتا۔

راوی کے پار ایک پٹرول پمپ پر ایک کار کھڑی تھی اور اندر سے جھگڑے کی آواز آ رہی تھی ۔۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ کار میں گوجرانوالہ کے ایک تاجر کے بیوی بچے سوار تھے۔ یہ لوگ اپنے ایک عزیز کے چہلم کے موقعہ پر ہفتہ کو لاہور آئے تھے اور آج واپس جا رہے تھے لیکن تاجر کی پندرہ سولہ سالہ لڑکی بضد تھی کہ وہ واپس نہیں جائیگی۔ وہ بڑے جوش میں اپنے ماں باپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ لاہور میں اسکی موجودگی کتنی ضروری ہے۔ "میں اپنے وطن کے محافظوں کی خدمت کروں گی انہیں پانی پلاؤں گی اور ان کی مرہم پٹی کروں گی۔ ابا جان آخر وہ طبی امداد کا کورس میں نے کس دن کے لئے سیکھا تھا ۔۔۔۔؟"

اور اس بچی نے اپنے قول سے ثابت کر دکھایا کہ ہماری قوم میں بھی لاکھوں فاطمہ بنت عبداللہ موجود ہیں جو ضرورت پڑنے پر اپنے غازی بھائیوں کے دوش بدوش میدان جنگ میں کود پڑنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔

لاہور پاسپورٹ آفس میں ملازم ایک بیاسی سالہ بوڑھا جو پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں نائک اور گنر (GUNNER) کے طور پر حصہ لے چکا ہے اس بڑھاپے کے باوجود دشمن کو اس کی حماقت کا مزا چکھانے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اس کی کل متاع اس کا اکلوتا جوان سال بیٹا اور معمولی ماہوار تنخواہ ہے لیکن وہ اپنے بیٹے کو مجاہد فورس میں بھرتی کرا دیتا ہے اور تنخواہ قومی دفاعی فنڈ میں جمع کر دیتا ہے کتنی محبت ہے اس کے دل میں وطن کے لئے!

عوام کو اپنے فوجی بھائیوں کی ضروریات کا مکمل احساس تھا۔ صدر مملکت نے "قومی دفاعی فنڈ" کی تحریک جاری کی تو چند دنوں میں کروڑوں روپیہ اس فنڈ میں جمع ہو گیا۔ ہر شہری نے اپنی بساط سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا۔ آخر کیوں نہ لیتا یہ اس کے وطن کی عزت ووقار کا سوال تھا۔

ایک بڑھیا مرنے کے بعد اپنے اقرباء پر بار نہیں بننا چاہتی۔ وہ پیسہ پیسہ جوڑ کے اپنے کفن کے لئے رقم جمع کرتی ہے مگر اس مرحلہ میں وہ ساری رقم دفاع ملک کے لئے پیش کر دیتی ہے کوئی شخص عرصہ سے حج کے لئے ارض پاک جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن جب ملک پر یہ ہنگامہ دور آ رہا ہے تو وہ حج کا خیال ترک کر کے وہ روپے ملک کی حفاظت کے لئے دے دیتا ہے۔ عورتیں اپنا زیور بیچ کر اپنی شادی کی یادگار انگوٹھیاں فروخت کر کے قومی دفاعی فنڈ میں حصہ لیتی ہیں۔ مریض اپنے علاج کا فکر بھول جاتے ہیں اور اس غرض کے لئے بچائی ہوئی رقم اس کار خیر میں صرف کر دیتے ہیں۔ بچے فضول خرچیاں ترک کر کے اپنا جیب خرچ دفاعی فنڈ میں دے کر اس میدان میں برابر کے حصہ دار بن جاتے ہیں۔ بعض غریب اپنی ساری عمر کی پونجی وطن کی نذر کر دیتے ہیں اور جن کے پاس بالکل کچھ نہیں وہ اپنے جذبات سے اور اپنے دل کی اتھاہ گہرائی سے نکلی ہوئی دعاؤں کے ساتھ دفاع ملک میں اتنا ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں جتنا کہ دوسرے۔

ایک معمر خاتون ایک کمسن لڑکے کی انگلی تھامے محکمہ سماجی بہبود کے دفتر میں چندہ جمع کرانے والوں کی قطار میں کھڑی تھیں۔ جب ان کی باری آئی تو کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی رضاکار سے بولی گویا ہوئیں "بیٹی میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں قوم کو دے سکوں کوئی کام ہو تو بتا دو۔ آخر غریبوں کو بھی تو سپاہیوں کی خدمت کا موقعہ ملنا چاہیئے۔"

رقوم کے علاوہ عوام نے بستر، پارچہ جات اور روزمرہ کے استعمال کی بہت سی دوسری اشیاء مثلاً قرآن کریم کے نسخے، کتب ورسائل کاپیاں پنسلیں، ٹوتھ پیسٹ وٹوتھ برش، تولئے، تیل، صابن اور نہ جانے کیا کیا اپنے فوجی بھائیوں اور بھارتی ۔۔۔۔ ظلم کا نشانہ بننے والے اپنے بے گناہ ہموطنوں کے لئے بھیجا اور مومنانہ اخوت بھائی چارے کا ثبوت دیا۔

جنگ کے ایام میں روزانہ بہت سے فوجی خطرناک طور پر زخمی ہوتے ہیں۔ اگر ان کے جسم میں خون کی کمی مناسب طور پر پوری کر دی جائے تو بہت سی قیمتی جانیں تلف ہونے سے بچ سکتی ہیں۔ اس وقت پر جبکہ ہمارے مجاہد بھائی بے دریغ لڑ رہے تھے ان کے اہل وطن کو ان کی اس ضرورت کا شدید احساس تھا۔ بڑے بڑے شہروں میں خون دینے کے مراکز (بلڈ بنک) قائم کر دئیے گئے جہاں ہر طبقہ کے افراد نے خون دے کر یہ ثابت کر دکھایا کہ سب پاکستانی اسلامی تعلیمات کے مطابق بھائی بھائی ہیں اور ان میں سے کسی کو ذرا سی تکلیف دوسرے کو پریشان کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ دیکھو زنیں بھی تھیں اور مرد بھی، اعلیٰ سرکاری افسر بھی، عام سرکاری ملازم بھی اور مزدور پیشہ بھی۔ ان میں تندرست وتوانا لوگ بھی تھے اور وہ بھی جو بیساکھیوں کے سہارے چلکر اور چھڑی سے رستہ ٹٹول کر بلڈ بنک تک پہنچے تھے۔

یہ تھا وہ جذبہ جس کے تحت صرف لاہور کے شہریوں سے ایک روز میں اٹھائیس من خون جمع ہو گیا۔ تمام بلڈ بنک بھر گئے بہت سے لوگوں کو مایوس لوٹنا پڑا لیکن ان کا دل رکھنے کی خاطر انہیں کہہ دیا گیا کہ جب ضرورت ہو گی انہیں طلب کر لیا جائے گا۔

ایک ستر سالہ بوڑھا اسی خواہش کے ساتھ بلڈ بنک جاتا ہے لیکن جب ڈاکٹر اس کے بڑھاپے کے مدنظر اس کا خون نہ قبول کر سکے۔ تو کوئی معذرت کرتا ہے تو بڈھا حسرت سے کہتا ہے۔ "نہ عمر مجھے بخشتی ہے۔ نہ فوجیوں کے لئے خون دینے کا موقع مجھے دیا جاتا ہے اے کاش میں جوان ہوتا تو شاید وطن کے کسی کام آ سکتا۔"

ملکی زندگی کے اس خطرناک موڑ پر عوام نے جس اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا وہ قابل تعریف ہے اب یہاں نہ کوئی مشرقی پاکستانی تھا نہ مغربی پاکستانی۔ سندھی تھا نہ بلوچی۔ پنجابی تھا نہ سرحدی۔ مہاجر تھا نہ مقامی۔ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں اپنے باہمی اختلافات کو بالکل فراموش کر کے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو گئیں انہوں نے اپنی تمام تر توجہ حکومت کے ساتھ تعاون کے لئے وقف کر دیں۔ وہ اب پاکستانی تھے — اول سے آخر تک پاکستانی۔ "نگار" کراچی کے الفاظ میں۔

"ایسے کھرے اور سچے پاکستانی جن کی جانبازی، اخوت، بے باکی، فرض شناسی، حب الوطنی، تنظیم، یکجہتی، دیانت، شجاعت اور عزم و استقلال کی قسمیں کھائی جا سکتی ہیں۔"

نگار دسمبر ۶۵ء زیر عنوان "ملاحظات"

مزدوروں نے اپنے مطالبات غیر مشروط طور پر واپس لے لئے۔ انہیں بھی وقت کی نزاکت کا احساس ہو گیا تھا۔

"کل پاکستان مزدور فیڈریشن نے اعلان کیا کہ ملک میں ہنگامی صورت حال کے پیش نظر انہوں نے اپنے تمام مطالبات ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ غیر مشروط طور پر دن رات کام کر کے مادر وطن کا دفاع کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے اور پیداوار بڑھا کر سپلائی لائن پر خوراک رکھیں گے یعنی ملک بھر میں کوئی صنعتی تنازعہ نہیں کھڑا کریں گے۔"

کسی جنگ کی مثال لیجئے۔ ادھر جنگ چھڑی ادھر متعلقہ ممالک میں روزمرہ کے استعمال کی اکثر چیزیں نایاب ہو گئیں۔ اور جو میسر آ سکتی ہیں وہ اس حد تک گراں ہو گئیں کہ ایک متوسط طبقہ کے فرد کے لئے ان کا خریدنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ جنگ اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں ہمارے ملک کے تاجروں نے کمال دیانتداری کا ثبوت دیا۔ انہوں نے عوام کو کسی بھی ضرورت زندگی کی مہنگائی یا کمیابی کا احساس نہیں ہونے دیا بلکہ یوں کہا جائے کہ بعض اشیاء کی قیمتیں پہلے سے بھی گر گئیں تو بے جا نہ ہو گا اور یہ ایک ایسا فعل ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

اس نازک مرحلہ پر ہمارے اخبارات نے بھی نہایت یکجہتی کا ثبوت دیا۔ کیا حکومت کے حامی اور کیا مخالف سبھی اخبارات وجرائد نے ملک کا انتہائی موثر طریق سے دفاع کیا اور عوام کے حوصلے بلند رکھے ادیبوں نے قلم کا محاذ سنبھال لیا ریڈیو ٹیلی ویژن نے پراپیگنڈہ محاذ پر ہندوستانی پراپیگنڈہ کو مات دی۔ شعراء نے اپنے تخیل اور حب الوطنی کے جذبہ سے معمور نغمات سے شہریوں اور فوجیوں سب کو نئی امنگیں، نئے ولولے اور نیا جوش وخروش عطا کیا

زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے ہر شہری نے احساس ذمہ داری اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کر دکھایا کہ اس کا پیارا وطن اسے کس حد تک عزیز ہے اور کبھی ضرورت پیش آئے تو اس کا وطن عزیز اپنے تن من دھن ہر شے کی قربانی دینے کے لئے اسے ہمیشہ کمربستہ پائے گا۔

صدر ایوب نے قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے ہمیں دشمن کے حملے کو ناکام بنا دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسکے لئے ساری قوم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکرانہ بجا لائی۔ تعریف کے مستحق ہیں پاکستان کے دلیر باشندے جنہوں نے ایک عظیم قوم کے شایان شان عزم اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ مشرقی پاکستان ہو کہ مغربی پاکستان ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مردوں عورتوں اور بچوں نے اس جرأت اور دلیری کا پورا پورا ثبوت دیا جو ان کے خمیر کا جزو ہے ذاتی اغراض سے بلند ہو کر پوری قوم نے کمال یکجہتی کے ساتھ دشمن کے ناکام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا"

صدر کی نشری تقریر یکم اکتوبر بحوالہ پاکستان ٹائمز

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا کیلئے

جن مخلصین نے پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے ان کی ایک تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر ملازمین بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد مبارک پر اپنی سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۲۷۔ مکرم جناب برکات احمد صاحب سکھر (سندھ) ۱۵ — ۰۰

۲۸۔ " چوہدری محمد حسین صاحب " " ۴ — ۰۰

۲۹۔ " رانا حمید اللہ صاحب نون شاب ضلع سرگودھا ۴ — ۰۰

۳۰۔ " شیخ مسعود احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور ۲۵ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کا — سالانہ اجتماع

تلقین عمل کی اہمیت

کسی کام کو کامیابی سے چلاتے چلے جانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس سے متعلق بار بار مختلف طریقوں اور مختلف پیرایوں میں یاد دہانی کرائی جاتی رہے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس کے لئے دو اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔

پہلے اجلاس میں بزرگان سلسلہ وعلماء کرام میں سے دو تین اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کو کامیابی سے چلانے کے سلسلہ میں اپنے تجربات اور نصائح سے مستفید فرمائیں۔

دوسرے اجلاس میں مرکزی عہدیداران اپنے اپنے شعبہ سے متعلق آئندہ سال کے پروگرام کے بارہ میں ضروری وضاحت کرتے اور ہدایات دیتے ہیں۔

"تلقین عمل کے پروگرام میں جملہ خدام کی حاضری ضروری ہوتی ہے۔"

(قائمقام مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایم۔بی۔بی۔ایس میں داخلہ ۱۹۶۷ء

مختلف میڈیکل کالجز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں ایف۔ایس سی کا نتیجہ نکلنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اپنے علاقہ کے میڈیکل کالج کے پرنسپل صاحب کو بھیجدیں۔ مجوزہ فارم و پراسپکٹس پرنسپل صاحبان کے دفتر سے حاصل کریں۔

(پ۔ٹ ۲۶/۵/۶۷)

فیکلٹی آف ویٹرنری سائنسز زرعی یونیورسٹی لائلپور

کورس ۵ سالہ۔ قابلیت ایف۔ایس سی ایگریکلچر و پری میڈیکل۔ اول الذکر کو ترجیح دی جائے گی درخواست مجوزہ فارم پر یونیورسٹی مذکور کے ڈین کے دفتر سے مل سکتی ہے ۵/۹/۶۷ تک دفتر ڈین ۳/۹/۶۷۔ ۹ بجے صبح۔ عمر ۱/۶/۶۷ کو ۲۰ سال سے زائد نہ ہو (پ۔ٹ ۲۸/۹/۶۷)

ڈی مانٹ مورنسی کالج آف ڈینٹسٹری راوی روڈ۔ لاہور

بی۔ڈی۔ایس میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست کی آخری تاریخ ۱۶/۹/۶۷ قابلیت: ایف۔ایس سی (میڈیکل) فارم کی قیمت ۷۵/۔ اور پراسپکٹس کی ۲/۵۰ ہے۔ ڈاک کا خرچ ۱/- زائد۔ پرنسپل صاحب کے دفتر سے حاصل کریں (پ۔ٹ ۱۱۔۹۔۶۷)

پاکستانی فوج میں کمیشن

درخواست معرفت کاکول اکیڈمی۔

شرائط۔ امیدوار پاکستانی ہو۔ ۲۔ عمر ۱/۹/۶۷ کو ۱۷ تا ۲۲ سال۔ ۳۔ سویلین غیر شادی شدہ ہو۔ ۴۔ تعلیمی قابلیت: انٹرمیڈیٹ۔ یا اس کے برابر ۵۔ درخواست کی آخری تاریخ ۳۰/۹/۶۷ ۸۔ درخواست کے ہمراہ ضروری مصدقہ تعلیمی سرٹیفکیٹس۔ دو مصدقہ فوٹو پانچ روپیہ کا پوسٹل آرڈر ہونا ضروری ہے۔ درخواست کا پتہ۔ پی۔ اے ڈائریکٹوریٹ (پی۔ ڈی) اے۔جی۔ برانچ۔ جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی (پ ٹ ۱۱/۹/۶۷) (ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عدن میں انتقال اقتدار پر رضامندی

عدن ۴ ستمبر۔ برطانیہ عدن اور ملحقہ ریاستوں کا نظم و نسق حریت پسندوں کے حوالہ کرنے پر رضامند ہو گیا ہے اور انتقال اختیارات کے مذاکرات آئندہ چند دن میں شروع ہو جائیں گے۔

اس وقت اس علاقہ میں سترہ میں سے بارہ ریاستوں پر حریت پسندوں کا قبضہ ہے اور انہوں نے گزشتہ پندرہ دن کے اندر برطانوی اور رومانی فوجوں کے خلاف حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ برطانوی حکومت نے سرکاری طور پر انتقال اختیارات کے بارے میں کوئی اعلان جاری نہیں کیا۔ لیکن عدن کے برطانوی ہائی کمشنر کے قریبی حلقوں نے اس بات کی تصدیق کردی ہے کہ برطانیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ہائی کمشنر حریت پسندوں کے لیڈروں سے انتقال اختیارات کی بات چیت عنقریب شروع کر دیں گے۔

عرب اتحاد کی طرف ایک اہم قدم

بغداد ۴ ستمبر۔ عراق کے صدر عارف نے کہا ہے عرب ممالک مغربی ملکوں کو تیل برآمد کریں گے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو اپنی فوجی طاقت بڑھانے کے لئے کام میں لائیں گے انہوں نے کہا کہ عربوں کو اپنی فوجی طاقت میں زبردست اضافہ کرنا ہوگا۔ تاکہ آئندہ اگر کوئی ملک ان پر حملہ کرے تو وہ دشمن کے دانت کھٹے کر سکیں۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ عرب ملک تیل کی سپلائی بہت جلد شروع کر رہے ہیں۔

صدر عارف نے صدر ناصر سے قاہرہ میں ملاقات کے بعد بغداد جاتے ہوئے طیارے میں اخبار نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ سربراہ کانفرنس میں عرب ملکوں کو فوجی لحاظ سے مضبوط بنانے کی ضرورت پر بہت زور دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس عرب ملکوں کے درمیان اتحاد کی جانب ایک اہم قدم ہے اور اس کے نہایت دور رس اور مفید نتائج برآمد ہوں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ عراق۔ مغربی جرمنی اور امریکہ اور برطانیہ سے سفارتی تعلقات بحال نہیں کرے گا۔

عرب سربراہوں کے اجلاس میں خفیہ قرار دادیں

خرطوم ۴ ستمبر۔ سوڈان کے وزیر خزانہ و مالیات مسٹر شریف حسین الہندی نے کہا ہے کہ عرب سربراہوں کی کانفرنس کسی بھی نقطۂ نظر

سے ہتھیار ڈالنے کے مترادف نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست مزاحمت کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسٹر شریف جنہیں خرطوم کانفرنس کی منصوبہ بندی کا ایک اہم کردار تصور کیا جاتا ہے بتایا ہے کہ عرب ملکوں کے صدروں بادشاہوں اور نمائندوں نے متعدد خفیہ قرار دادیں منظور کی ہیں۔ جو شائع نہیں ہوئیں۔ اس کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان پر جلد عمل درآمد ہوگا اور اس کے مخصوص نتائج برآمد ہوں گے۔

نوٹس

حسن محمد ولد صدر الدین پٹواری نہر حافظ آباد ڈویژن لائل پور کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کا تبادلہ حلقہ ۱۴۳ / آر بی۔ سارو والہ سیکشن سے حلقہ ۲۶۸ / آر۔ بی۔ گیندا والہ سیکشن میں ہوا تھا۔ مگر آپ حلقہ ۱۴۳ آر۔ بی سے فارغ ہونے کے بعد حلقہ ۲۶۸ آر۔ بی میں حاضر نہیں آئے اور رخصت بیماری ارسال کی ہے۔ چونکہ آپ کی رخصت پر پتہ درج نہیں ہے جس وجہ سے مزید احکامات دفتر ہذا آپ تک پہنچ نہیں سکے۔ لہٰذا آپ اندر ۱۴ الیوم از تاریخ اجراء نوٹس ہذا دفتر اگزیکٹو انجینئر حافظ آباد ڈویژن لائل پور حاضر آکر اپنے احکامات وصول کریں۔ ورنہ آپ کو بلا منظوری رخصت غیر حاضر تصور کر کے کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

عبدالخالق اگزیکٹو انجینئر
حافظ آباد ڈویژن لائل پور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

خود تشخیص اسکیم

برائے سال ۱۹۶۷-۶۸

اپنا انکم ٹیکس
خود ہی تشخیص کیجئے

اپنی آمدنی کا گوشوارہ اور واجب الادا انکم ٹیکس کی رقم
۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ تک داخل کر دیجئے

نئے انکم ٹیکس تشخیص کرنے والے اپنے گزشتہ سالوں کے گوشوارے بھی پیش کر سکتے ہیں،

فارم کسی بھی انکم ٹیکس کے دفتر سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں
سبز رنگ کے فارم ان افراد کے لئے ہیں جن کی ذرائع آمدنی تجارت، ملازمت یا دیگر پیشے سے نہ ہو۔ نیلے رنگ کے فارم باقی افراد کے لئے ہیں۔

یاد رکھئے ۱۵ ستمبر آخری تاریخ ہے

واقفِ زندگی طلبہ کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مندرجہ ذیل واقفین زندگی مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۷ء کو صبح ساڑھے سات بجے دفتر وکالت دیوان میں حاضر ہو جائیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ (بستر اور ضروری سامان ساتھ لائیں) ان میں سے جن کی تعلیم میٹرک سے کم ہے وہ انٹرویو کے لئے نہ آئیں صرف دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

علاوہ ازیں ایسے نوجوان جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اس سال بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں۔ اگر ان کے نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

نمبر شمار	نام	ولدیت پتہ
۱	عبدالمنان طاہر	عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر دار الصدر غربی۔ ربوہ
۲	داؤد احمد	مہر محمد دین صاحب محلہ دار البرکات ربوہ
۳	نصیر احمد خان	فضل محمد خان صاحب آف مسین باڑہ ضلع لاڑکانہ (حال دار الصدر غربی ربوہ)
۴	انعام الرحمٰن بشیر	خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف سیالکوٹ (حال فیکٹری ایریا ربوہ)
۵	اسد اللہ خان صاحب	عبداللہ خان صاحب جوڑیاں کلاں ضلع سیالکوٹ (حال کوارٹر تحریک جدید ربوہ)
۶	محمد رحمان	بشیر محمد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا (حال دار الرحمت وسطی ربوہ)
۷	مبشر محمد خالد	نذر محمد صاحب خالد آف عیسیٰ خیل ضلع میانوالی حال (دار العلوم ربوہ)
۸	عبدالحق	مولوی فرمان علی صاحب احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ
۹	لئیق حر	مکان نمبر ۱۹/۴ منٹگمری روڈ جھنگ صدر
۱۰	مختار محمود	قاضی محمد عظیم صاحب چک ۵۲ شمالی ضلع سرگودھا
۱۱	نصیر محمود	عبدالغفور صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۱۲	محمد فاروق	چوہدری غلام احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
۱۳	خورشید احمد	دین محمد صاحب چک ۵۴ گ ب۔ ضلع لائلپور
۱۴	منظور احمد ناصر	محمد اسماعیل صاحب چک ۳۵ ج ب ضلع لائلپور
۱۵	محمد نصر اللہ ناصر	معرفت مولوی رحیم بخش صاحب چک ۱۹۴ آر۔ ب۔ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور
۱۶	مرزا محمد اسماعیل	چک ۲۷۱ ج۔ ب بھگتو پورہ ضلع لائلپور
۱۷	عبدالسلام عارف	مارکیٹ بازار جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۸	اللہ دتہ	میاں بشیر محمد صاحب کھوکھر۔ سید والا۔ ضلع شیخوپورہ
۱۹	ناصر احمد	چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ
۲۰	ملک منیر احمد	ملک بشیر احمد صاحب۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
۲۱	بشیر الدین گل	چوہدری جمال الدین صاحب گل۔ بدھیارہ ضلع لاہور
۲۲	محمد انور حق	محمد عبدالحق صاحب رحمٰن بلڈنگ۔ مغل پورہ لاہور
۲۳	ملک مسعود احمد	ملک عبدالمالک صاحب رہتاسی) محمد نگر۔ لاہور
۲۴	محمد بشیر	عمر دین صاحب۔ رکن پور۔ ضلع گوجرانوالہ
۲۵	ارشاد احمد	قاضی نذیر احمد صاحب۔ لاہور والا ڈرائیور۔ ضلع گوجرانوالہ
۲۶	منصور احمد	بشارت احمد صاحب۔ فتح پور۔ ضلع جھنگ۔
۲۷	عبدالاحد	صوبیدار عبدالغنی صاحب مرحوم۔ ڈیرہ محمد آباد متصل کالووالی ضلع گجرات
۲۸	چوہدری محمد نواز	چوہدری عبداللہ خان صاحب ڈرائیور موضع رجوعہ۔ ضلع گجرات
۲۹	محمد عبدالودود	چوہدری محمد عبدالواحد چک ۵۰۔ ۱۲۔ ایل ضلع ساہیوال
۳۰	مبارک احمد طاہر	عبدالکریم خان صاحب سیالکوٹ شہر
۳۱	ادریس احمد باجوہ	چوہدری محمد یسین صاحب مرحوم دانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ۔
۳۲	عبدالرحمٰن صاحب	غلام نبی احمدی صاحب بغداد ے۔ ضلع سیالکوٹ
۳۳	سعید احمد	محمد حسین۔ بستی امانت علی۔ رحیم یار خان۔
۳۴	منیر احمد	چوہدری محمد حیات صاحب دکاندار بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد۔

نمبر شمار	نام	ولدیت مع پتہ
۳۵	رشید احمد خالد	منشی اللہ رکھا صاحب۔ بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد
۳۶	نثار احمد طارق	خدا بخش صاحب مرحوم بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد
۳۷	مسعود احمد طاہر	مستری عبدالرحمٰن صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد (حال کنری ضلع تھرپارکر)
۳۸	چوہدری انیس احمد خادم	چوہدری محمد حسین صاحب۔ بمقام چاہ مہندی دتہ۔ موضع فرید پور۔ ضلع ملتان
۳۹	مبشر احمد	پیر رشید احمد صاحب ہوائی بازار۔ نواب شاہ
۴۰	نذیر احمد	ماسٹر محمد نواز صاحب۔ انور آباد۔ ضلع لاڑکانہ
۴۱	ملک عبدالحفیظ	ملک کریم بخش صاحب اعوان۔ محلہ مخدوم پورہ۔ بہاولپور
۴۲	منور احمد	فیض احمد صاحب چک ۱۶۴/۱۲/۷۔ ضلع بہاولنگر۔
۴۳	محمد افضال اطہر	ملک محمد یعقوب صاحب۔ راحت سٹریٹ فیصل آباد۔ راولپنڈی۔
۴۴	خالد احمد	بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر۔ جناح روڈ۔ کوئٹہ

سیاسی تصفیہ نہ ہوا تو عرب جمہوریہ اسرائیل کے خلاف اعلانِ جنگ کر دے گا

بیروت ۵ ستمبر۔ بیروت کے باخبر ذرائع کے مطابق صدر ناصر نے شام کے صدر نورالدین العطاسی اور الجزائر کے سربراہ بومدین کو بتایا ہے کہ اگر ایک معینہ مدت کے اندر مشرق وسطیٰ کے بحران کا سیاسی حل تلاش نہ کیا جا سکا تو مقبوضہ علاقے واپس لینے کے لئے اسرائیل کے خلاف اعلان جنگ شروع کر دی جائے گی۔ اس کے باوجود یہ دونوں ملک عرب سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ کے اس حصہ سے متفق ہونے پر رضامند نہیں ہیں جس کا تعلق اسرائیلی جارحیت سے ہے۔

ان ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ناصر مسلسل اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ الجزائر اور شام کو جو شکایتیں ہیں وہ دُور ہو جائیں اور بغداد میں عرب سربراہوں کی جو کانفرنس طلب کی جانے والی ہے۔ اس میں صدر عطاسی اور صدر بومدین دونوں شرکت کریں۔ ان ذرائع کا کہنا ہے کہ عرب سربراہوں کی دوسری کانفرنس بلانے کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ تمام عرب سربراہ اس میں شرکت کریں۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ صدر ناصر، صدر عطاسی۔ اور صدر بومدین میں اس سوال کے بارے میں بھی سفارتی سطح پر صلاح مشورے ہو رہے ہیں کہ عرب ممالک مغربی ملکوں سے اپنا سرمایہ نکال لیں۔ صدر ناصر نے ان سربراہوں کو کہا ہے کہ کویت، سعودی عرب، اور عراق پہلے مشرق وسطیٰ کے بحران کے سیاسی حل کو آزمانا چاہتے ہیں۔ اور اگر اس میں ناکامی ہوئی تو سخت سے سخت اقدام کرنے سے بھی گریز نہیں ہوگا۔ اور پہلے قدم کے طور پر مغربی ممالک سے عرب سرمایہ واپس لے لیا جائے گا۔ دوسری طرف الجزائر اور شام یہ موقف اختیار کئے ہوئے ہیں کہ دونوں ملک کم از کم ۶ لاکھ جنگجو میدان میں لا سکتے ہیں اور ان میں ایسے طوفانی دستے بھی ہیں جو جنگ کے مجوزہ طریقوں کو نظر انداز کر کے جانی نقصان کی پرواہ کئے بغیر اسرائیل میں گھستے چلے جائیں گے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں جو حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

66-5/6/5/P2. پوزیٹو پلیٹس، الکلائن۔ اور نکل کیڈمیم ٹائپ کے بیٹری سیل ٹو ٹائپ ۴۰ آئٹمیں۔ قیمت ٹنڈر فارم و ڈاک خرچ (ناقابل واپسی) ۲۰/۰ روپے۔ تاریخ فروخت ۳۱/۸/۶۷ تا ۳۰/۹/۶۷ مقررہ تاریخ اور وقت ۲-۱۰-۶۷ بوقت ۸½ بجے صبح صرف مغربی جرمنی سے اسپنڈ کی بنیاد پر پیش کش قابل غور ہوگی۔ اور ادائیگی جرمن کموڈیٹی ایڈ لون سے ہوگی اور لیٹر آف کریڈیٹ ریلوے کی طرف سے کھولے جائیں گے۔

نوٹ: ۱۔ ڈرائنگ (اگر درکار ہوں) چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور کے دفتر سے ۱/۰ روپے پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بونڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ متذکرہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیش کشیں قابل غور ہوں گی۔

IAF (L) 2473